''مہرین''از پروفیسر حنیف نقوی (۹) ''اردو میں تحقیق وتدوین کے معیار کا جائزہ''از پروفیسر گیان چند جین (۱۰) ''معاصر محققین و تدوین'' از پروفیسر سید محمد ہاشم (۱۱) ''امتیاز علی خاں عرشی''از ڈاکٹر محمد موصوف احمد (۱۲) ''تحقیق کا معلم ثانی: قاضی عبدالودود''از رشید حسن خاں (۱۳) ''رشید حسن خاں''از پروفیسر ظفر احمد صدیقی (۱۴) '' بکٹ کہانی''از پروفیسر نورالحسن ہاشمی و پروفیسر مسعود حسن خاں (۱۵) ''کربل کتھا''از پروفیسر حنیف نقوی (۱۶) ''کلیاتِ میر: مرتبہ مولوی عبدالباری آسی''از ڈاکٹر محمد ساجد خاں (۱۷) ''دیوانِ غالب، نسخۂ عرشی''از محمد سعید (۱۸) ''تحقیق اور تنقید کا باہمی رشتہ''از پروفیسر وہاب اشرفی (۱۹) ''تحقیق اور تنقید کا ربطِ باہم''از پروفیسر رشید امجد (۲۰) ''مولوی عبدالحق کی متنی تنقید''از سحر انصاری (۲۱) ''جمیل جالبی کے تحقیقی طریقۂ کار کا جائزہ''از ڈاکٹر میاں مشتاق احمد (۲۲) ''اُردو داستان کی تحقیق وتنقید''از ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی (۲۳) ''اُردو اشاریہ سازی میں علماے علی گڑھ کا حصہ''از ڈاکٹر شائستہ خاں۔

مجموعے میں شامل زیادہ تر مضامین جائزہ نگاری کے ذیل میں آتے ہیں لیکن'' بکٹ کہانی''، ''کربل کتھا، کلیات میر اور دیوانِ غالب فضلاء کی توجہ اپنی جانب ضرور مبذول کراتے ہیں۔

۴۔ کتاب کا نام: ''جون ایلیا کے انشائیے''

مرتب: امتیاز احمد

ناشر: شعبۂ اُردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

ضخامت: ۱۷۳صفحات

سنہ اشاعت: ۲۰۱۰ء

مبصر: وجیہہ الحسن صدیقی، ایم۔فل اسکالر، شعبۂ اردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو

زیرِ تبصرہ کتاب امتیاز احمد کا ایم فِل کا مقالہ ہے جس پر انھیں بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان، سے ایم۔فِل کی ڈگری دی جا چکی ہے مذکورہ یونیورسٹی کے شعبۂ اُردو کی طرف سے ۲۹/ ایم۔فِل / پی ایچ ڈی کے مقالات کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔

انشائیہ انگریزی ادب سے اُردو میں آیا۔ اُردو ادب میں اسے نثر کی حیثیت سے سب سے پہلے ڈاکٹر وزیر آغا نے اپنایا ان کے بعد مشکور حسین، غلام جیلانی اصغر، داؤد رہبر اور جون ایلیا وغیرہ نے بھی اس صنف کو با قاعدہ اختیار کیا۔

جون ایلیا موجودہ عہد کے قادرالکلام شاعر تھے تاہم آپ نے ماہ نامہ عالمی ڈائجسٹ اور ماہ نامہ سپنس ڈائجسٹ میں ۴۴ سالوں تک انشائیے لکھے۔ آپ کو عربی، فارسی، ہندی اور اُردو زبانوں پر یکساں مہارت حاصل تھی۔ آپ کے انشائیوں کا اسلوب سادہ، دل موہ لینے والا ہے۔ ان انشائیوں میں ان کا ذاتی تجربہ، مشاہدہ، تاریخ کا فن اور طنز و مزاح کا ایک سمندر بے کراں موجود ہے جس کے ذریعے آپ اپنے خیالات کی ترویج کرتے ہیں۔ انسانیت کا درس، معاشرتی مسائل اور ان سے نمٹنا آپ کے انشائیوں کا خاصا ہیں۔ وہ قاری پر یہ حقیقت بھی عیاں کر جاتے ہیں کہ بہادری، مصائب و آلام کو برداشت کرنے میں ہے نہ کہ ان سے فرار میں۔ وہ قاری کو بار بار اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں اور یہ کام مسلسل کرتے جاتے ہیں گویا یہ انشائیے انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کا سبق یاد دلاتے ہیں۔ بہ قول ساحر شفیق کہ:
''... یہ کاغذ پر لکھی ہوئی چیخیں ہیں''۔

کتاب کے آغاز میں جون ایلیا کی سوانح ہے اس کے بعد انشائیے کی تعریف اور اس پر فنی بحث کی گئی ہے ساتھ ہی جون ایلیا کی انشائیہ خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

امتیاز احمد استاد ہونے کے ساتھ ساتھ پی ایچ۔ ڈی کے طالب علم بھی ہیں آپ نے ان انشائیوں کو جمع اور مرتب کرنے کے دوران جن مشکلات کا ذکر کیا ہے ان کو ایک محقق ہی بہتر سمجھ سکتا ہے یقیناً آپ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ آپ نے جون ایلیا کے بکھرے ہوئے ۱۵۳ انشائیوں کا سراغ لگا کر انھیں زمانی لحاظ سے مرتب کیا اور ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا۔ موجودہ دور اس کام کا متقاضی بھی تھا یوں آپ نے انشائی تحقیق میں نئے کام کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے۔

اُمید ہے ادبی دنیا میں اس کتاب کو پذیرائی ملے گی اور اُردو انشائیے پر کام کرنے والے کا حوصلہ افزائی ہوگی۔